سلسلہ — قولہ تعالیٰ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ ع ۳۳

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے۔ تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمہیں ثابت قدم رکھیگا

استحکام پاکستان

مرتبہ

احمد علی عفی عنہ

ماہ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

الملتمس شعبۂ التالیف والاشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

بار دوم — ایک ہزار

مقامی حضرات دفتر انجمن سے ۸/ میں لے سکتے ہیں اور بیرونی حضرات بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا

"استحکام پاکستان"

کے عنوان سے یہ مضمون انجمن حمایت اسلام لاہور
کے ۵۷ ویں سالانہ جلسہ میں زیر صدارت آنریبل
خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد
مورخہ ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۸ھ مطابق
۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۹ء کو پڑھا گیا

(عالمگیر پریس لاہور میں باہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر چھپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

صدر محترم برادرانِ اسلام اور معزز خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میری معروضات کا عنوان "استحکام پاکستان" ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کی رات کے بارہ بجے ایک انقلاب آیا۔ یعنی ہندوستان کے دو حصوں میں تقسیم ہو جانے کا اعلان کیا گیا۔ ایک حصہ پاکستان کے نام سے موسوم ہوا۔ اور دوسرے کو انڈین یونین کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ انقلاب کے بعد خطۂ پاکستان کی زمام حکومت مسلمانوں کی زبردست سیاسی جماعت یعنی مسلم لیگ کے ہاتھ میں دے

دی گئی ۔

شکریہ

مسلمانان پاکستان پر اللہ تعالےٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ایک حصّہ ملک پر انہیں قابض کر دیا تاکہ وہ اپنی خواہش کے مطابق اس ملک کے نظم ونسق کو اسلامی سانچے میں ڈھال سکیں۔ اب مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس خداداد نعمت کا شکریہ ادا کریں۔ اور اسے اپنی پوری قوّت صرف کر کے صحیح معنوں میں پاکستان بنائیں۔

قرار دادِ مقاصد کی تائید

وزیر اعظم پاکستان ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے جو قرار داد ۷ر مارچ ۱۹۴۹ئہ کو پاکستان دستور ساز اسمبلی میں پیش کی اور اپنی مفصل تقریر میں جو وضاحت فرمائی۔ وہ در اصل میرے دل کی آواز ہے یہی وجہ ہے کہ میں اس کا پورے طور پر مؤید ہوں اور میری معروضات کا عنوان " استحکام پاکستان " بھی اسی قرار داد کی تائید ہے فرق صرف اتنا ہے کہ میں اپنے الفاظ میں اور کتاب و سنت کی روشنی میں اس چیز کو علیحدہ سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہوں۔ اسی معنوی اتحاد کی بناء پر میں پہلے وزیر اعظم پاکستان

کی قرار داد نقل کرتا ہوں۔ اس کے بعد وزیر اعظم پاکستان کی تقریر کے چند اقتباسات عرض کروں گا۔ پھر اپنی معروضات پیش کر دوں گا۔

وزیر اعظم پاکستان کی قرارداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"چونکہ اللہ تبارک وتعالےٰ ہی کل کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور اس نے جمہور کی وساطت سے مملکت پاکستان کو اختیار حکمرانی اپنی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کے لئے نیابتاً عطا فرمایا ہے۔ اور چونکہ یہ اختیار حکمرانی ایک مقدس امانت ہے۔

لہذا جمہور پاکستان کی نمائندہ یہ مجلس دستور ساز فیصلہ کرتی ہے۔ کہ آزاد خود مختار مملکت پاکستان کے لئے ایک دستور مرتب کیا جائے۔

جس کی رُو سے مملکت جملہ حقوق و اختیارات حکمرانی جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعہ سے استعمال کرے۔

جس میں اصول جمہوریت و حریت و مساوات و رواداری اور عدل عُمرانی کو جس طرح اسلام نے ان کی تشریح کی ہے پورے طور پر ملحوظ رکھا جائے۔

جس کی رُو سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق

جو قرآن مجید اور سنت رسول میں متعین ہیں ترتیب دے سکیں۔

جس کی رو سے اس امر کا وافی انتظام کیا جائے۔ کہ اقلیتیں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عقیدہ رکھ سکیں۔ اور اس پر عمل کر سکیں۔ اور اپنی ثقافت کو ترقی دے سکیں۔

جس کی رُو سے وہ علاقے جو فی الحال پاکستان میں داخل ہیں یا شامل ہو گئے ہیں اور ایسے دیگر علاقے جو آئندہ پاکستان میں داخل اور شامل ہو جائیں۔ ایک وفاقیہ بنائیں جس کے ارکان مقرر کردہ حدود اربعہ و متعینہ اختیارات کے ماتحت خود مختار ہوں۔

جس کی رُو سے بنیادی حقوق کی ضمانت کی جائے۔

.... اور ان حقوق میں قانون اور اخلاق عامہ کے ماتحت مساواتِ حیثیت و مواقع، قانون کی نظر میں برابری، عمرانی، اقتصادی اور سیاسی عدل، خیال، اظہار عقیدہ، دین، عبادت اور ارتباط کی آزادی شامل ہو۔

جس کی رُو سے اقلیتوں اور پس افتادہ و پست طبقوں کے جائز حقوق کے تحفظ کا وافی انتظام کیا جائے۔

جس کی رُو سے نظام عدل کی آزادی کامل طور پر محفوظ ہو

جس کی رُو سے وفاقیہ کے علاقوں کی صالمیت اس کی آزادی اور اس کے جملہ حقوق کا جن میں اس کے برو بحر اور فضا پر سیادت کے حقوق شامل ہیں، تحفظ کیا جائے۔

تاکہ اہلِ پاکستان فلاح و خوش حالی کی زندگی بسر کر سکیں اقوامِ عالم کی صف میں اپنا جائز اور ممتاز مقام حاصل کر سکیں۔ اور امن عالم کے قیام اور بنی نوع انسان کی ترقی و بہبود میں کما حقہٗ اضافہ کر سکیں +

وزیر اعظم ڈاکٹر لیاقت علیخان صاحب

کی تقریر کے اقتباسات

۱۔ "دستور میں ان اصولوں کو ان کی اس تشریح کے مطابق ملحوظ رکھا جائے گا جو اسلام نے کی ہے"

۲۔ "کیونکہ اسلام نے دنیا کو جن عظیم الشان نعمتوں سے مالا مال کیا ہے ان میں سے ایک عام انسانوں کی مساوات بھی ہے۔ اسلام نسل رنگ اور نسب کے امتیازات کو تسلیم نہیں کرتا۔ انحطاط کے دور میں بھی اسلامی

معاشرہ ان تعصبات سے نمایاں طور پر پاک تھا۔ جنہوں نے دنیا کے دوسرے حصوں میں انسانوں کے باہمی تعلقات کو زہر آلود کر دیا تھا"۔

۳۔ "قرار داد کی اگلی دفعہ میں درج ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق جو قرآن مجید اور سنت رسول میں متعین ہیں ڈھال سکیں۔ یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ اگر مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے۔ کہ وہ اپنی زندگی اپنے مذہب کی تعلیمات کے مطابق بنالیں۔ تو اس پر کسی غیر مسلم کو اعتراض نہیں ہو سکتا"۔

۴۔ "مملکت ایک ایسا ماحول پیدا کرے گی۔ جو ایک حقیقی اسلامی معاشرے کی تعمیر میں ممد و معاون ہو"

۵ "مملکت کے لئے لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کی سرگرمیوں کی اس طرز پر رہنمائی کرے۔ کہ ایک ایسا نیا عمرانی نظام قائم ہو جائے جو اسلام کے بنیادی اُصول پہ مبنی ہو جس میں جمہوریت۔ حریت۔ رواداری اور عمرانی عدل شامل ہوں"۔

۶ "کوئی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس کا اس پر

ایمان نہ ہو کہ کلام اللہ اور اُسوۂ رسولؐ ہی اس کے روحانی فیضان کے بنیادی سرچشمے ہیں ۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے مابین کوئی اختلاف رائے نہیں ہے اور اسلام کا کوئی فرقہ نہیں ہے جو انہیں تسلیم نہ کرتا ہو ۔"

۷۔ "ہمارا مقصد اقتصادی نظام کو اسلام کے بنیادی اصول پر تعمیر کرنا ہے ۔ کیونکہ یہ دولت کی بہتر تقسیم میں اور ناداری کو رفع کرنے میں مدد دیتے ہیں ۔"

۸۔ "جناب والا ! یہ قوم زبردست کامیابیوں کی روایات رکھتی ہے ۔ اس کی تاریخ شاندار کارناموں کی روایات سے بھرپور ہے ۔ اس نے زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی کے ساتھ پورا پورا حصہ لیا ہے ۔ ہماری قوم کی بہادری کے کارنامے ہماری قوم کی فوجی تاریخ کی زینت ہیں ۔ یہ وہ قوم ہے جس کے ارباب نظم و نسق نے ایسی روایات قائم کی ہیں جو زمانے کے دست برد سے اب تک محفوظ ہیں ۔"

۹۔ اس کے آرٹ ، شعر و شاعری ، فن تعمیر اور جمالیاتی ذوق کے لئے اسے خراج تحسین ادا کیا گیا ہے

روحانی عظمت کے لحاظ سے یہ قوم عدیم المثال ہے۔ اب پھر یہ قوم راہِ عمل پر گامزن ہے اور اگر اسے ضروری مواقع میسر آجائیں تو وہ اپنی شاندار کامیابیوں کی سابقہ عظیم الشان روایات کو بھی ماند کرکے بہتر کام کر دکھائے گی۔"
("انقلاب" ۹ مارچ ۴۹ء)

مُبارکباد

میں وزیر اعظم پاکستان ڈاکٹر لیاقت علی خاں صاحب کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحیح راستہ سجھایا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ انہیں ان پاکیزہ خیالات کو عملی جامہ پہنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ وہ قدامت پرستی اور رجعت پسندی کے طعنوں سے نہ گھبرائیں۔ اور اللہ تعالےٰ انہیں ان پاکیزہ خیالات پر قائم رکھے۔ بقول حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔

"سچائی کا پرستار کبھی اس کی پروا نہیں کرتا کہ کسی زمانے میں یا طویل عرصہ تک لوگ

اس کے ماننے سے آنکھیں چرائیں گے ۔ یا ناک بھوں چڑھائیں گے ۔ حق اکیلا رہ کر بھی حق ہی رہتا ہے ۔ اسے یقین ہے کہ ایک دن ضرور آئے گا ۔ جب اس کے جھٹلانے والے زمانے کے دھکّے مُکّے کھا کر اس کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہوں گے ۔

(احسان ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء)

پاکستان کی گراں قیمت

معزّز حضرات ! آزاد پاکستان کا بن جانا بیشک خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے ۔لیکن اس نعمت کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں جو قیمت ادا کرنی پڑی ہے اُس کے تصور سے بھی دل کانپ اٹھتا ہے ۔ آنکھوں میں اندھیرا آ جاتا ہے ۔ دماغ چکرا جاتا ہے اور بدن لرزہ بر اندام ہو جاتا ہے ۔ دس لاکھ مسلمان مردوں اور عورتوں کی تڑپتی ہوئی لاشوں کا تصوّر کیجئے ۔ جو خون میں لت پت ہوں اور ان کے منہ میں مرتے

وقت پانی کا قطرہ بھی ڈالنے والا کوئی مونس و غمخوار نہ ہو اور ان کی بے گور و کفن لاشیں جنگلی درندوں کی خوراک بنا دی اور مسلمانوں کی عمر رسیدہ ماؤں کو موت کے گھاٹ آتار کر جوان عورتوں کو ان کے خاوندوں بھائیوں اور باپوں کے سامنے سکھ اور ڈوگرہ خبیث درندے بلکہ درندوں سے بھی بڑھ کر لعین جبراً پکڑ کر لے جائیں اور مسلمان اپنی بے لبسی اور بے کسی پر آنسو بہاتے ہوئے آ جائیں اور ساٹھ ہزار کی تعداد میں مسلمانوں کی جوان عورتیں وہ بے ایمان خبیث آزاد پاکستان کی قیمت کے سلسلے میں ہم سے چھین کر لے جائیں۔ حالانکہ میرا عقیدہ تو یہ ہے۔ کہ ایک مسلمان عورت جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والی ہو اس کی عصمت کی قیمت میں ہندوستان بھر کے سارے ڈوگرے اور سکھ قتل کر دیئے جائیں۔ تو بھی اس ایک مسلمان عورت کی عصمت کی قیمت ادا نہیں ہو سکتی لیکن ہم نے اپنی کمزوری اور اسلام کے اصول کے ترک کرنے کی یہ سزا پائی کہ ایک کیا ساٹھ ہزار مسلمان عورتیں ان خبیثوں کی تحویل میں جانے دیں۔

آزاد پاکستان کی قیمت کے سلسلے میں دہلی کے شہر میں دس ہزار مسلمانوں کا قتل ہونا اور دہلی کے ارد گرد

۴۰ ہزار مسلمانوں کا قتل ہونا اس کے علاوہ صوبہ بہار میں مسلمانوں کا قتل عام ہونا اس کے بعد مشرقی پنجاب میں ۱۰ لاکھ مسلمانوں کا قتل ہو جانا اور ۶۰ ہزار عورتوں کے اغوا ہو جانے کے علاوہ ۴۵ لاکھ مسلمانوں کا اپنے وطن و دیار سے بے خانماں ہو کر حدود پاکستان میں آنا بھی ہے۔ جن میں اب تک بکثرت ایسے ہیں جن کے رہنے کے لئے مکان نہیں۔ کھانے کے لئے روٹی نہیں۔ بیکسی اور بے بسی کی زندگی گذارتے ہوئے موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جس کی مثال تاریخ میں کم ملے گی۔

گراں قیمت پاکستان کی قدر و منزلت

معزز حضرات! جو چیز جس قدر زیادہ گراں قیمت ہو۔ اس کی قدر و منزلت بھی اسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ اس آزاد پاکستان کی پوری پوری قدر کریں اور اسے ایسا بنا دیں کہ تمام ممالک کے لئے بالخصوص اپنے ہمسایہ ملک انڈین یونین کے لئے باعث رشک ہو۔ ہمارا نظام ان سے اعلٰے ہو۔ ہماری تنظیم

ان سے زیادہ مضبوط ہو۔ ہمارا تعلیم یافتہ نوجوان ان کے تعلیم یافتہ نوجوان سے زیادہ روشن دماغ۔ عالی ہمت دور اندیش۔ معاملہ فہم۔ قومی ترقی کا فدائی۔ اپنے ملک کی اصلاح کا شیدائی۔ مسکین نواز۔ عزت مند، غریب پرور ایمان دار۔ خدا پرست اور خدا ترس ہو۔

معزز حضرات! آزاد پاکستان کے نظم و نسق اور یہاں کے باشندوں کے متعلق جو کچھ میں نے عرض کیا ہے۔ بفضلہ تعالےٰ ہمارے پاس ایسی ترقی کے لئے ہر قسم کے وسائل موجود ہیں۔ وسائل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مادی دوسرے روحانی۔

ترقی کے مادی وسائل

۱۔ غلّہ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے آزاد پاکستان میں غلّہ اتنا پیدا ہوتا ہے کہ ہماری ضروریات کے لئے کافی ہے۔ بلکہ غلّے کی اتنی کثرت ہے۔ کہ کروڑوں من غلّہ اسی پاکستان سے انگریز جمع کر کے یورپ کو بھیجتا تھا کراچی کی بندرگاہ پر غلّہ کی لاکھوں بوریاں ہر وقت جمع رہتی تھیں۔ جو یورپین جہاز ڈھوتے رہتے

تھے۔

ابھی چند سال کا واقعہ ہے کہ ریاست بہاول پور میں غلہ باہر نہ جانے کے باعث ایک روپیہ من ہو گیا تھا۔

۲۔ کپڑا۔ کھانے کے علاوہ انسان کو تن ڈھانکنے کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمارے ملک میں کپاس کی اتنی پیداوار ہے کہ اگر ہم روئی کو دوسرے ملکوں میں نہ بھیجیں تو پاکستان کے باشندوں کی ضروریات کے لئے کافی سے زائد کپڑا مہیا ہو سکتا ہے۔ اگر دوسرے آزاد ممالک کی طرح ہمارے مردوں اور عورتوں کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ اپنے ملک کے باشندوں ہی کی جیب میں ہماری کمائی جائے اور جب تک حکومت پاکستان اپنے ہاں نفیس کپڑے بنانے والے کارخانے جاری کرے اس وقت تک ہم اپنے دیس کے بُنے ہوئے کپڑے پہنیں۔ یورپ۔ امریکہ اور جاپان کے نفیس اور دل کش کپڑوں کی بجائے ہم اپنی دیسی کھڈیوں کا کپڑا استعمال کریں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس جذبہ کے باعث ایک تو کپڑے کے سلسلہ میں لاکھوں انسان برسرِ روزگار ہو جائیں گے۔ ہزاروں بیوگان اور

محتاج عورتیں سوت کات کر اپنی روزی کما لیں گی ۔ اور ہزاروں روئی دھننے والوں کے بال بچے پیٹ بھر کر کھانا کھائیں گے ۔ اور لاکھوں جولاہوں کے بچے خوش حال نظر آئیں گے ۔ اور ہزاروں دھوبیوں کے رزق کا دروازہ کھل جائے گا ۔ ہمارے خدا داد آزاد پاکستان میں اس ایک کپڑے کے سلسلے میں ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں غریب برسر روزگار ہونے کے باعث حکومت پاکستان کو اپنے حق میں رحمت خیال کریں گے ۔ اور حکّام پاکستان کی تعریف میں رطب اللسان ہوں گے ۔ اس سلسلے کے جاری کرنے میں دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ مملکت پاکستان کا سرمایہ اپنے ملک ہی کے اندر رہے گا ۔ اور وہ اقتصادی طور پر نہایت مضبوط ہو جائے گا ۔

۳ ۔ چمڑا ۔ ضروریات زندگی میں انسان کو کھانے اور کپڑے کے علاوہ جوتے کی بھی ضرورت ہے ۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ آزاد پاکستان کے زرعی ملک ہونے کے باعث یہاں بھیڑ ۔ بکری ۔ گائے ۔ بھینس ۔ اونٹ کی بھی بہتات ہے ۔ اور کروڑوں من چمڑا پاکستان سے غیر ممالک کو جاتا ہے ۔ اگر ہمارے مردوں اور عورتوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ اپنے دیس کے تیار شدہ چمڑے کے جوتے پہنیں گے ۔ جس طرح انگلستان میں مدت ہائے مدیدہ تک

بانیٔ برٹش کا دستور جاری رہا کہ فقط اپنے ملک کی مصنوعات خریدو۔ اسی طرح حکومت پاکستان "بانیٔ پاکستان" کا قانون بنادے کہ فقط پاکستان کی مصنوعات خریدا کرو۔ تو ہمیں باہر سے رنگا ہوا چمڑہ منگوانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔

چمڑہ کے رنگنے کے لئے عام طور پر کیکر کی چھال کام آتی ہے۔ بفضلہ تعالےٰ ہمارے پاکستان میں کیکر بکثرت پایا جاتا ہے۔ جب تک حکومت پاکستان یا دوسرے سرمایہ دار اعلےٰ درجہ کا چمڑا رنگنے والے کارخانے قائم نہ کریں۔ اس وقت تک اپنے ملک کا رنگا ہوا چمڑہ جس قسم کا بھی میسّر آئے اسے ہی استعمال کیا جائے۔ تاکہ اس چمڑے کے سلسلے میں جو کروڑہا روپیہ دوسرے ممالک ہم سے کما کر لے جاتے ہیں وہ ہمارے ہی ملک میں رہے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ ہم باشندگان پاکستان اپنے ملک کو خوش حال بنانے کا جذبہ صادقہ اپنے اندر پیدا کر لیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس سلسلہ میں لاکھوں آدمی بے روزگار برسر روزگار ہو جائیں گے۔ اور ان کے عیال و اطفال خوش حال ہوں گے اور یہ غریب طبقہ حکومت پاکستان کے لیڈر اور حکام پاکستان کی حسن تدبیر کے

لاکھوں گواہ اور دعا گو ہوں گے۔ جس ملک کے عوام آسودہ ہوں گے وہی ملک دنیا میں خوش حال کہلاتا ہے۔ ورنہ مٹھی بھر سرمایہ دار تو ہر جگہ خوش ہوا ہی کرتے ہیں اور پھر اس عوام طبقہ کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس ملک کا حامی اور ناصر ہوگا۔ وما ذالک علے اللہ بعزیز۔

۴۔ دوا:۔ کھانے، کپڑے اور جوتے کے علاوہ انسان کو دوا کی بھی وقتاً فوقتاً ضرورت پیش آتی ہے اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ دوا کے سلسلے میں بھی پاکستان کو کسی دوسرے ملک کا دست نگر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اس سلسلے میں بھی وہ چیز ضروری ہے جو پہلے عرض کر چکا ہوں۔ کہ باشندگان پاکستان کے دل میں اپنے ملک کی ترقی اور اپنے ملک والوں کی خوش حالی کا جذبہ اپنے نفس کی خواہش سے بڑھ چڑھ کر پیدا ہو جائے۔ تب کامیابی ہو سکتی ہے آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ہی ملک سے انگریز خام ادویات لے جاتا ہے۔ اور ان کے جوہر نکال کر اور نئے نام رکھ کر ہمارے ہاں واپس بھجوا دیتا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ یہاں سے سات ہزار میل کے فاصلہ پر ان ادویات کے لے جانے

اور پھر سات ہزار میل کے فاصلے پر واپس لانے میں کتنا خرچ ہوتا ہوگا اور یہ سارا خرچ مریض کی جیب سے نکالا جاتا ہے ۔ یہ تو بار برداری کا خرچ ہے ۔ اس کے علاوہ یہاں سے لے جانے والی کمپنیاں اور وہاں سے لانے والی کمپنیاں ۔ اور وہاں کے ادویات تیار کرنے والے کارخانوں کا سارا خرچ بھی انہی ادویات پر پڑتا ہے ۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ولایت سے منگوائی ہوئی ادویہ کس قدر گراں پڑتی ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹری علاج بمقابلہ یونانی علاج کے بہت گراں قیمت ہوتا ہے ۔ اسی لئے غریب طبقہ کے لوگ یہ علاج نہیں کرا سکتے ۔ انہی وجوہ کی بناء پر میں تو ڈاکٹری علاج کی بجائے یونانی علاج کو پسند کرتا ہوں ۔

ہاں یہ تو ضرور عرض کروں گا کہ انگریز نے ہماری طب کو ناکام ثابت کرنے کے لئے ایسے ذرائع یقیناً استعمال کئے ہیں ۔ جن کے باعث ہماری ذہنیت ایسی ہو گئی ہے کہ ہم دیسی علاج سے متنفر اور ڈاکٹری علاج کے دلدادہ ہو گئے ہیں ۔ میں یہاں ان ذرائع پر بحث کرنا اپنے موضوع سے خارج سمجھتا ہوں ۔ اس لئے ان کا ذکر نہیں کرتا ۔

۵ ۔ پٹ سن ۔ مملکت خداداد اللہ کے فضل سے ایک

ایسی پیداوار کی بھی مالک ہے۔ جو روئے زمین پر اور کہیں نہیں ہوتی۔ میری مراد پٹ سن سے ہے۔ جو کروڑوں روپوں کی قیمت کی دساور کو جاتی ہے۔

پانچ چیزوں کا نتیجہ

جس سلطنت کے پاس مادی ذرائع میں سے اپنے ملک کے باشندوں کے لئے کھانے کے لئے روٹی۔ پہننے کے لئے کپڑا۔ پاؤں میں جوتا۔ علاج کے لئے ادویہ موجود ہوں اور گجرات۔ شاہ پور۔ میانوالی۔ راولپنڈی اور پشاور کے بہادر نوجوان کی سر بکف۔ جذبۂ جہاد اسلامی سے معمور فوج موجود ہو۔ جن کے مقابلے میں انڈین یونین کی مدراسی فوجیں شیر کے مقابلے میں لومڑی کا حکم رکھتی ہوں اور جس ممالکت کے اسلامی ہونے کے باعث خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ روحانی طاقتیں بھی پشت پناہی کے لئے چشم براہ ہوں۔ کیا اس پر کبھی کفر غالب آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں!

معزز حضرات اس وقت تک میں نے آزاد پاکستان کی ترقی کے مادی وسائل پر بحث کی ہے۔ اب حکومت پاکستان کی ترقی کے روحانی وسائل کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں

یہ روحانی وسائل بفضلہ تعالےٰ حکومت پاکستان کے لئے مخصوص ہیں ۔ نہرو اور پٹیل کی حکومت کے لئے یہ وسائل کلیتہً مفقود ہیں اور حکومت پاکستان کی ترقی کے یہ وسائل مادی وسائل سے زیادہ زبردست اور طاقتور ہیں ۔ یہ روحانی وسائل ایسے ہیں کہ اگر یہ ہاتھ آجائیں اور مادی وسائل کمزور ہوں تو بھی مسلمان سلطنت مادی وسائل والی سلطنت پر یقیناً فتح پالیتی ہے یہی وہ وسائل تھے جنہیں مہیا کرکے عرب کا بادیہ نشین بدو کسریٰ اور قیصر کی تربیت یافتہ اور کیل کانٹے سے لیس فوجوں کے مقابلے میں جاتا ہے ۔ اپنے سے پچاس گنی[1] فوج کے مقابلے میں ڈٹ جاتا ہے اور ٹڈی دل فوج کو شکست دے کر حمد و ثنا الہی کا گیت گاتے ہوئے واپس آتا ہے ۔

---

[1] خالد بن ولید نے جنگ موتہ میں اپنے سے پچاس گنی فوج کو جو سلطنت روما کی قواعد دان اور آہنی فوج تھی ۔ اپنے رضا کاروں کی معیت و معاونت سے شکست دے دی تھی ۔

(رحمۃ للعالمین جلد سوم صفحہ ۳۰۱ مطبوعہ شیخ غلام علی کشمیری بازار لاہور)

استحکام پاکستان

کا پروگرام

معزز حضرات! استحکام پاکستان کے لئے میرے خیال میں پانچ چیزیں بطور سنگ بنیاد کے اشد ضروری ہیں۔ اگر ذمہ داران حکومت پاکستان ان پانچ چیزوں پر حکومت خداداد پاکستان کی بنیاد رکھ دیں تو یہ مملکت خداداد ایسی مضبوط مستحکم اور طاقتور ہو جائے گی کہ حوادث کے طوفان اور مخالفین اسلام کی زلزلہ خیز کوششیں بھی اسے کوئی گزند نہ پہنچا سکیں گی۔ بلکہ اس سے ٹکرا کر خود پاش پاش ہو جائیں گی۔ واللہ علٰے ما نقول وکیل۔

۱۔ ذاتی مفادات کی قربانی

ذمہ داران حکومت پاکستان دل میں اس بات کا عہد کر لیں کہ ہم ہر موقع پر ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر قربان

کر دیں گے ۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنے آپ کو سرسبز و شاداب کریں ۔ ہم مسلمان قوم کو سربلند و سرفراز دیکھنا چاہتے ہیں ۔ ہم حاکمانہ اقتدار کے ذریعہ سے اقربا نوازی اور دوست پروری کی لعنت سے ہمیشہ پرہیز کریں گے اور ہر ایک موقعہ پر حق بحقدار رسید کو اپنا شیوہ بنائیں گے ۔ چنانچہ قرآن مجید و فرقان حمید اسی چیز کی طرف مندرجہ ذیل آیت میں ہماری رہنمائی فرماتا ہے ۔

قولہ تعالے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَ اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ط اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ○ سورہ نساء رکوع ۸

ترجمہ ۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے اہل کے سپرد کرو ۔ اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو ، تو انصاف سے فیصلہ کرو ۔ بے شک اللہ تمہیں اچھی چیز کی نصیحت کرتا ہے ۔ تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ۔

دوسری چیز

معزز حضرات ! یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جو کام آپ

کرانا چاہیں اس کام کے جاننے والوں کو تلاش کریں گے اور جو لوگ اس کام کے جاننے کا دعوے کریں۔ اُن سے آپ اُستاد کی سند بھی دریافت کریں گے۔ کیونکہ مقولہ مشہور ہے۔ جائے استاد خالی است۔

کیا پرائمری کی جماعتوں کے ماسٹر کے پاس جے وی کی سند ضروری ہے ؟

کیا مڈل کی جماعت کو پڑھانے کے لئے ماسٹر کے پاس ایس۔وی کی سند ضروری ہے ؟

کیا مڈل میں انگریزی پڑھانے والے ماسٹر کے لئے جے۔اے وی کی سند ضروری ہے ؟

کیا مڈل اور ہائی میں انگریزی پڑھانے والے ماسٹر کے لئے ایس۔اے۔وی کی سند ضروری ہے ؟

کیا کالج کے پروفیسر بننے کے لئے پنجاب یونیورسٹی کی سند بی۔اے یا ایم۔اے ضروری ہے ؟

وہ کیا

پاکستان کو اسلامستان اور اسلامستان بھی سرکار دو عالم سیدالمرسلین۔ خاتم النبیین۔ شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین والے اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے ذمہ داران

حکومت پاکستان کے لئے کسی سند یا کسی ڈگری کی ضرورت نہیں ہے ؟

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے۔ کہ اسلام کا قانون قرآن مجید ہے۔ اور کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ قرآن مجید کی شرح احادیث خیرالانام علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

برادران اسلام اگر آپ نے پاکستان میں اسلام کی تعمیر اور اس کے از سر نو زندہ کرنے کے لئے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں باگ ڈور دے دی۔ جو قرآن مجید اور سنت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے بہرہ ہوں۔ تو یہ اسلام پر ایک بہت بڑا ظلم ہوگا اور قیامت کے دن آپ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے روبرو جواب دہ ہوں گے۔

مشورہ

میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ پاکستان کے آئندہ الیکشن میں ماضی کی طرح سرمایہ داروں اور زمینداروں کے دستر خوان سے زردہ۔ پلاؤ اور قورمہ کھا کر نقد روپیہ وصول کر کے ووٹ نہ دیں۔ بلکہ سرکار مدینہ صلے اللہ

علیہ وسلم کی یونیورسٹی کا سند یافتہ ہو۔ اس کے علاوہ اس کی گذشتہ زندگی عملاً اس بات کی گواہ ہو۔ کہ یہ سرکار مدینہ کا سچا نام لیوا ہے۔

مثلاً اور نہ سہی۔ تو کم از کم پانچ وقت کا نمازی ہو۔ اگر اس پر زکوٰۃ فرض ہے تو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اگر حج فرض ہے تو حج کر چکا ہو یہ وہ چیزیں ہیں کہ کوئی صاحب استطاعت مسلمان ان سے مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا۔ بالخصوص وہ لوگ جو اسلام کی حفاظت کے علمبردار بننا چاہیں ان کے لئے شعائر اسلام کی پابندی ایک لازمی شرط ہونی چاہیئے۔ ورنہ وہی ضرب المثل صادق آئے گی "آنکہ خود گم است کرا رہبری کند۔ وما علینا الا البلاغ۔

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگوں کی زبان سے یہ اعتراض سنا جاتا ہے۔ کہ اس طریق کار سے۔ جو عرض کیا جا رہا ہے ملا ازم آ جائیگا عوام الناس کو بھڑکانے کے لئے طنز کے طور پر یہ لفظ حاملین دین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ورنہ کیا ملا ان سرمایہ داروں سے

زیادہ شراب خوار ہے۔
کیا ملاّ ان سرمایہ داروں سے زیادہ زنا کار ہے۔
کیا ملاّ ان سرمایہ داروں سے زیادہ رشوت خوار ہے
کیا ملاّ ان سرمایہ داروں سے زیادہ غریبوں پر ظلم کرتا ہے۔
کیا ملاّ ان سرمایہ داروں سے زیادہ مقدمہ باز ہے۔
کیا ملاّ ان سرمایہ داروں سے زیادہ کتے پالتا ہے اور غریبوں کی بجائے ان سے زیادہ کتوں کو دودھ پلاتا ہے روٹی کھلاتا ہے اور گوشت کھلاتا ہے۔
ہرگز نہیں خدا تعالے کا فضل ہے کہ علماء کرام کے وجود کی برکت سے اللہ تعالے کی مسجدیں آباد ہیں۔ قال اللہ تعالے وقال الرسول پڑھاتے ہیں۔ خلق خدا کی کتاب وسنت کی روشنی میں راہ نمائی فرماتے ہیں۔ سارے پاکستان میں دین کی تعلیم اور عملی رنگ جو نظر آ رہا ہے۔ کیا ان سرمایہ داروں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر اللہ تعالے کو منظور ہوا اور اسلامی احکام کا اجراء پاکستان میں ہوا۔ تو شراب خوری اور زنا کے اڈے بند ہو جائیں گے۔ کوئی شخص بھی پاکستان میں بھوکا یا ننگا نظر نہیں آئے گا۔ اور غریب کی بہو بیٹی کی عزت

اور عصمت اسی طرح محفوظ ہو گی جس طرح آج کل سرمایہ داروں کی بہو بیٹیوں کی محفوظ ہے۔

۳۔ تعلیم قرآن لازم ہو

برادرانِ اسلام! اللہ جل شانہ نے ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے ۷ سال کی عمر میں قرآن کی تعلیم لازم کر دی ہے۔ اور تا دمِ مرگ اس مقدس کتاب کا روزانہ ورد لازم قرار دیا گیا ہے۔ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ایک جاہل سے لے کر سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تک قرآن مجید کے روزانہ پڑھنے اور غور کرنے سے کوئی مسلمان مستثنےٰ نہیں ہو سکتا۔ اس کے روزانہ ورد سے میری مراد پانچ وقت کی نمازوں میں اس کی تلاوت ہے اور جو شخص مسلمان کہلا کر اس روزانہ ورد سے اپنے آپ کو مستثنےٰ کرے۔ وہ خدا تعالےٰ کا نافرمان اور باغی قرار دیا جاتا ہے۔

قرآن مجید کی جامعیت

قرآن مجید مسلمان کی زندگی کے ہر شعبہ میں اس کا

بہترین راہ نما ہے ۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ قرآن مجید ہماری اخلاقی ۔ معاشرتی ۔ اقتصادی ۔ سیاسی ضرورتوں میں بہترین راہ نما ہے ۔ اور اس کا دعویٰ ہے کہ اس کی ہدایات میں سچائی اور انصاف کو انتہائی حد تک ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ اس میں ارشاد ہے ۔

تمت کلمۃ ربک صدقًا و عدلا ۔

اس اعلان کی بنا پر ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں ۔ کہ انسان کی زندگی کا مکمّل اور بہترین پروگرام فقط مسلمان کے پاس ہے ۔ میرے اس دعوے کی تصدیق قائداعظم مرحوم کے خط کے وہ فقرے ہیں ۔ جو انہوں نے اگست ۱۹۴۴ء میں مسٹر گاندھی کو لکھا تھا ۔ وہ لکھتے ہیں ۔

" قرآن مسلمانوں کا ضابطہ حیات ہے ۔ اس میں مذہبی اور مجلسی دیوانی اور فوجداری ۔ عسکری اور تعزیری معاشی اور معاشرتی غرضیکہ سب شعبوں کے احکام موجود ہیں مذہبی رسوم سے لے کر روزانہ کے امور حیات تک ۔ روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک ۔ جماعت کے حقوق سے لے کر فرد کے حقوق و فرائض تک ۔ دینوی زندگی میں جزا و سزا سے لے کر عقبےٰ کی جزا و سزا تک ہر فعل و قول اور

حرکت پر مکمل احکام کا مجموعہ ہے "۔

۱۹۴۵ء میں قائد اعظم مرحوم نے عید کا پیغام دیتے ہوئے کہا۔ کہ

" ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآنی تعلیمات محض عبادات و اخلاقیات تک محدود نہیں بلکہ قرآن کریم مسلمانوں کا دین و ایمان اور قانون حیات ہے۔ یعنی مذہبی۔ معاشرتی۔ تجارتی تمدنی۔ عسکری۔ عدالتی اور تعزیری احکام کا مجموعہ ہے۔

نتیجہ

اے پاکستان کے مسلمان! قائد اعظم مرحوم کے ان اعلانوں کے بعد تیرے لئے ہرگز زیبا نہیں ہے۔ کہ تو اپنی راہنمائی کے لئے کارل مارکس اور لینن اور سٹالن کے دروازے کو کھٹکھٹائے اور تو خدا کا بندہ کہلا کر غیر اللہ کے دروازے پر جا کر ہاتھ پھیلائے۔ اگر تیرے اندر کوئی غیرت ہے۔ تو ایسی جامع اور مقدس خدائی کتاب کے تیرے ہاتھ میں ہوتے ہوئے غیروں کے پاس جانا موجب صد شرم و عار ہے۔

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔

ALMARIFAT

حکومت پاکستان کا فرض

حکومت خداداد پاکستان کا فرض ہے کہ وہ پرائمری سے لے کر ایم۔ اے تک قرآن مجید کی تعلیم کو لازم کر دے۔ مثلاً پرائمری کی جماعتوں میں ناظرہ قرآن مجید پڑھا دیا جائے مڈل اور ہائی میں لفظی ترجمہ ختم ہو جائے۔ فرسٹ ایر سے سکستھ ایر تک قرآن مجید کے خصوصی ماہرین سے کالج کے طلبہ کو تعلیم دلائی جائے۔ جو انہیں قائد اعظم مرحوم :-

" مذہبی اور مجلسی۔ دیوانی اور فوجداری۔ عسکری اور تعزیری معاشی اور معاشرتی غرضیکہ سب شعبوں کے احکام "

قرآن مجید سے نکال کر دکھائیں۔ تاکہ ہمارے نوجوان تعلیم پانے کے بعد سارے نظام حکومت پاکستان کو قرآن مجید کی روشنی میں چلائیں۔ اس صراطِ مستقیم پر چلنے سے اللہ تعالیٰ حامی، ناصر، اور راہ نما ہو گا۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے۔

ان تنصروا اللہ ینصرکم۔

ترجمہ :- اگر تم اللہ تعالےٰ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

زبردست شہادت

میں اپنی سابقہ عرض کے سچے ہونے میں ایک زبردست شہادت پیش کرتا ہوں۔

"خطاب کا بیٹا عمرؓ فاروق جو باپ کے اونٹ چرایا کرتا تھا اور پھر بھی باپ کی سخت و درشت خوئی سے سہما رہتا تھا۔ اپنی خلافت کے ایام میں بائیس لاکھ مربع میل پر حکومت کرتا تھا۔ اس کی معدلت گستری اور عدل پروری اور رعایا نوازی اور دینداری کا درجہ ہمیشہ ہر ایک کے لئے موجب غبطہ رہا۔ غور کرو۔ کہ حکمرانی کی یہ قابلیت اور کشور کشائی کی یہ اہلیت کہ دنیا کے تین بڑے بڑے اعظم اس کے زیر نگین تھے۔ اسی قرآن پاک کی تعلیم پر عمل کا نتیجہ تھی۔"

(رحمۃ للعالمین جلد سوم صفحہ ۳۰۱ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

ایک سوال

برادران اسلام! بقول قائد اعظم مرحوم قرآن مجید کے

متعلق آپ کا یہ ایمان ہے ۔ یا نہیں ۔ کہ وہ "مذہبی اور مجلسی ۔ دیوانی اور فوجداری ۔ عسکری اور تعزیری ۔ معاشی اور معاشرتی غرضیکہ سب شعبوں کے احکام" اس میں موجود ہیں ۔ اگر یہ ایمان ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہر مسلمان کے دل میں قرآن مجید کے متعلق یہ ایمان ہے تو پھر کیوں ہر نوجوان کے لئے اس کی تعلیم لازم نہ کر دی جائے ۔ اس کے علاوہ جو تعلیم آپ چاہیں دیں ۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

قرآن مجید کی تعلیم کا نتیجہ

اسلام کی تاریخ جن لوگوں کے سامنے ہے ۔ انہیں یہ بخوبی معلوم ہے کہ اسلام نے دنیا میں جو عظیم الشان انقلاب برپا کیا ۔ اس کی کوئی نظیر اقوام و ادیان عالم کی تاریخ میں نہیں ملتی ۔ تہذیب و تمدن کے مرکزوں سے دور اور علم و حکمت کے مخزنوں سے بہت فاصلہ پر عرب کی بے آب و گیاہ سرزمین میں ایک قوم آباد تھی ۔ جسے نہ مال و دولت کے اعتبار سے کوئی اہمیت حاصل تھی ۔ نہ تعلیم و تربیت کے لحاظ سے اس کی کوئی حیثیت تھی نہ دنیا کی مہذب و متمدن

قوموں کی صف میں اس کا کوئی مقام نہ تھا۔ لیکن اچانک اس قوم میں ایک جنبش نظر آتی ہے اور دیکھتے دیکھتے وہ صحرا سے نکل کر ساری دنیا پر چھا جاتی ہے۔ نہ افریقہ کے بہادر اسے روک پاتے ہیں، نہ ایشیا کے جوان مرد نہ یورپ کے رویئں تن روم و ایران اس وقت دنیا کی دو با جبروت اور عظیم الشان شاہنشاہیاں تھیں۔ یہ دونوں اپنی پوری قوت کے ساتھ آگے بڑھیں، کہ اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک دیں۔ لیکن تنکے کی طرح بہہ گئیں۔

قادسیہ کے میدان میں ایران کے سطوت و جبروت کا آفتاب غروب ہو گیا۔ یرموک کے کنارے رومی شکوہ و اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔ اور قیصر و کسریٰ کے تخت ہائے عزت و جلال سر نگوں ہو گئے۔ عرب کے بدوؤں نے حکومت و فرمانروائی کی باگیں اپنے ہاتھ میں لے لیں اور گلہ بان نگہبان عالم اور چوپان جہان بانی کے فرائض انجام دینے لگے۔

یہ انقلاب

اپنی وسعت ہمہ گیری اور گہرائی کے اعتبار سے جس قدر حیرت انگیز ہے اسی قدر اس کی برق رفتاری تعجب خیز ہے

گنتی کے چند برسوں میں اسلام مشرق و مغرب کی سب سے بڑی طاقت بن گیا۔ اور نوع انسانی کو اس کے ذریعہ ابدی عزت و سرفرازی کی دولت نصیب ہوئی۔ یہ انقلاب اتنا محیر العقول ہے۔ کہ اگر اس کے وقوع سے پہلے تمام عقلاء روزگار مل کر بھی اندازہ لگانا چاہتے تو کسی طرح اتنا اندازہ نہ لگا سکتے۔ بلکہ اگر اپنے دور کے حالات کو پیش نظر رکھ کر قیاس کرتے۔ تو خواہ کتنا ہی غور کرتے کسی طرح ان کے وہم وگمان میں یہ بات نہ آسکتی۔ کہ کبھی اس دنیا میں عربوں کو بھی یہ حیثیت حاصل ہوگی کہ وہ سارے عالم کی راہ نمائی کے علمبردار ہوں گے۔ اور ان کے ذریعہ ایک نیا دین، ایک نئی تہذیب اور ایک نیا تمدّن فروغ پائے گا۔ آج بھی جو لوگ اقوام عالم کی تاریخ پڑھتے ہیں۔ انہیں اندازہ ہے کہ ایرانی و رومی شہنشاہوں کی فاتحانہ داستانیں پڑھتے پڑھتے اس طرح بالکل خلاف توقع عرب سے اسلام کی ایک نئی طاقت اچانک اُبھر کر سامنے آجاتی ہے کہ تھوڑی دیر تک پڑھنے والے پر سخت حیرت و استعجاب کی کیفیت طاری رہتی ہے چند ورق پہلے وہ رومی اور ایرانی شاہنشاہوں کی آویزش کے واقعات پڑھ رہا تھا۔ کبھی خیال ہوتا تھا کہ رومی سارے عالم پر چھا جائیں گے۔ کبھی خیال ہوتا تھا کہ ایرانی جہاں بانی

کے منصب پر فائز ہوں گے ۔ لیکن چند ورق کے بعد ہی یہ دیکھ کر وہ حیران رہ جاتا ہے کہ اب نہ رومی آگے بڑھ رہے ہیں نہ ایرانی ۔ بلکہ بساط عالم پہ عربوں کا قبضہ ہے اور ہر جگہ اسلام کا نشان قائم ہے وہ گھبرا کر عرب کی پچھلی تاریخ پر نظر ڈالتا ہے ۔ عربوں کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے کہ شاید اس کو ان کے قومی خصائص میں یا ان کے آباء و اجداد کی سیرتوں میں کوئی ایسا نشان مل جائے جسے اس حیرت انگیز انقلاب کی بنیاد بنایا جا سکے ۔ لیکن وہ اس جدو جہد میں بالکل ناکام رہتا ہے ۔ بار بار کے غور و خوض کے بعد بھی اس کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا ۔ کہ کچھ دن پہلے ان کے درمیان ایک نبی امی (صلے اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہوا اور قرآن مجید نامی ایک ربانی کتاب عطا ہوئی ۔ انہی کے فیض سے ان کی دنیا بدل گئی اور گنتی کے چند برسوں میں ایسا عظیم الشان انقلاب رونما ہوا ۔ صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین) کی تاریخ پڑھ ڈالئے قرآن مجید کی انقلاب آفریں تعلیمات اور صاحب قرآن علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پُر اثر سیرت اور ان کی دور رس تربیت کے سوا اور کسی چیز کا اثر آپ کو نظر نہیں آئے گا ۔ انہوں نے نہ قرآن مجید کے

سوا اور کوئی کتاب پڑھی ۔ نہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا اور کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا ۔ جو کچھ پڑھا ۔ قرآن مجید میں پڑھا ۔ اور جو کچھ سیکھا وہ اللہ کے مقدس رسول کی صحبت میں سیکھا لیکن کتاب حکیم کے مطالعہ نے ان کے سینوں کو علم و حکمت کے خزانوں سے معمور کر دیا تھا ۔ اور نبی مزکی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توجہ نے ان کے دلوں کو مطلع انوار بنا دیا تھا ۔ آگے بڑھیے اور بعد کی تاریخ پر نظر ڈالئے ۔ جہاں آپ کو علم و دانش کی مشعلیں جلتی نظر آئیں گی ۔ اگر آپ غور کریں گے تو کتاب اللہ اور سنت نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے انوار و برکات صاف نمایاں نظر آئیں گے ۔ اسلام کے دور اقبال میں آپ ہر جگہ محسوس کریں گے کہ وحی الٰہی اور مشکوٰۃ نبوت ہی کی روشنی ہر قدم پر راہنمائی کر رہی ہے ۔ جہاں یہ نور نظر سے اوجھل ہوا وہیں قدم نے ٹھوکر کھائی ۔ اور قوم سربلندی کی بجائے سرنگون ہو گئی ۔ مسلمانوں کے عروج و زوال کی پوری تاریخ انہیں دو نکتوں کی تفسیر ہے ۔ پھر کیا اس طویل تجربہ کے بعد بھی ہماری آنکھیں نہ کھلیں گی ۔ اور ہم بدستور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے توجہی برتتے رہینگے "۔ (از تعمیر لکھنؤ ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء)

چوتھی چیز

نماز

صدر محترم ! و برادران اسلام ! اسلام کے بنیادی اصول میں نماز ہے ۔ سات برس کی عمر سے شروع کرائی جاتی ہے اور لحد قبر میں داخل ہونے تک کوئی شخص اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا ۔ حتےٰ کہ سید المرسلین ۔ خاتم النبیین شفیع المذنبین ۔ رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی اس فرض کے ادا کرنے سے مستثنیٰ نہیں کئے گئے ۔ حالانکہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے ۔ کہ آپ معصوم ہی پیدا کئے گئے اور دنیا میں صغائر اور کبائر سے پاک ہی رہے اور پاک ہی دنیا سے اٹھائے گئے ۔ مگر آپ کے حق میں بھی قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۔ (حجر رکوع ع۶)

ترجمہ :- اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیئے یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے ۔

تارک نماز دوزخی ہے

قولہ تعالےٰ :- فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ o مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ہ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ o

(مدثر رکوع ۲)

ترجمہ :- وہ بہشتوں میں ہوں گے۔ مجرموں کا حال پوچھتے ہوں گے کہ تمہیں کس بات نے دوزخ میں داخل کیا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

سرکاری ملازموں کیلئے

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فرمان

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ :-

انہ کتب الیٰ عمالہ ان اھم امورکم عندی الصلوۃ من حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع (الحدیث) (مشکوٰۃ ص ۵۱ ع ۲۵)

ترجمہ :- عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت

ہے۔ کہ انہوں نے اپنے تمام سرکاری ملازموں کو حکم بھیجا کہ تمہاری تمام ذمہ داریوں میں سے سب سے بڑھ کر میری نظر میں نماز ہے۔ جس نے خود اس کی پابندی کی اور دوسروں سے بھی پابندی کرائی۔ اس نے اپنے دین کو بچا لیا اور جس نے نماز کو ضائع کیا۔ تو وہ دوسرے کاموں کو زیادہ خراب کرنا ہوگا۔ انتہٰی۔

نتیجہ - اس فرمان شاہی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلامی سلطنت کے تمام حکام اپنی مسلمان رعایا کے دین کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں۔ کافر سلطنت تو اپنی رعایا کی جان۔ مال اور عزت کی محافظ ہوتی ہے۔ مگر اسلامی سلطنت اس کے علاوہ اپنی رعایا کے دین کی بھی محافظ ہے۔ لہذا حکومت پاکستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمانان پاکستان کے لئے نماز کو ضروری اقرار دے اور اس کے ترک کرنے کو جرم ٹھہرائے۔ وما علینا الا البلاغ

ایک بہانہ

اگر بالفرض کوئی دوسری اسلامی سلطنت اپنی اس ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتی۔ تو وہ قیامت کے دن عنداللہ

جواب دہ ہوگی۔ لیکن ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ کسی دوسرے کی کمزوری کو اپنی کمزوری اور سستی کے جواز کا بہانہ بنائیں مسلمان کے لئے یہ تو ضروری ہے کہ دوسروں سے خوبیاں لے۔ لیکن یہ جائز نہیں ہے کہ دوسروں سے خوبیاں لے لیکن یہ جائز نہیں ہے کہ دوسروں کی کمزوریوں کو اپنے لئے دلیل راہ بنائے۔

نماز

اقتصادی۔ سیاسی۔ معاشرتی۔ اخلاقی اصلاح کی ذمہ دار ہے۔

اب میں ترتیب وار نماز کے فوائد عرض کرنا چاہتا ہوں اس میں شک نہیں کہ نماز میں خدا تعالےٰ کی بندگی کا حق ادا کرنا مقصود ہے۔ تاکہ اس کی نعمتوں کا شکر بجا لائیں۔ ہاتھ جوڑیں۔ سر جھکائیں۔ سجدہ میں گریں۔ اس کی عظمت کے گن گائیں۔ اور روحانی لذت پائیں۔ اس کے علاوہ اپنی لغزشوں سے توبہ کریں۔ غرضیکہ اپنے حقیقی مولیٰ سے غلامی کا تعلق تازہ کرتے آئیں۔ اس کے علاوہ اس میں ہماری اقتصادی۔ سیاسی۔ معاشرتی۔ اخلاقی اصلاح کے بھی

ALMARIFAT

فوائد ہیں۔ جو مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ اقتصادی اصلاح

جو شخص عشاء اور صبح کی نماز با جماعت پڑھنا چاہے وہ سینما میں جا ہی نہیں سکتا۔ سینما میں جانے والے رات کے ڈیڑھ دو بجے آکر سوتے ہیں۔ انہیں دن میں دفتر یا دکانداری کے باعث سونا نصیب نہیں ہوتا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے کان میں پھونک رکھا ہے کہ ۶ گھنٹے آدمی کو ضرور سونا چاہیئے۔ لہذا دو بجے رات کو سونے والے سورج نکلنے کے بعد ۸ بجے دن کے اٹھیں گے۔ اور لاہور میں سینما دیکھنے والوں کا ایک رات کا خرچ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ جس کی مجموعی مقدار ایک ماہ کی ۱۵ لاکھ ہوگی علیٰ ہذا القیاس حدود پاکستان کے تمام شہروں کے ایک رات کے سینما کا خرچ کا حساب کیا جائے تو یقیناً لاکھوں روپیہ ہوگا اور ایک ماہ کے خرچ کا اندازہ کروڑوں روپیہ تک جا پہنچے گا۔ علاوہ اس کے رات کے وقت اس طرح مردوں اور عورتوں کے بے حجابانہ اختلاط سے بہت سے اخلاقی خطرات بھی ہیں۔ جن کی تفصیل میں میں جانا نہیں

چاہتا۔ لہذا حکومت پاکستان اگر مسلمانانِ پاکستان پر نماز لازم کردے تو اس کی برکت سے مسلمان کا ہر ماہ میں کروڑہا روپیہ بچ جائے گا۔ پھر وہی روپیہ ضروریات زندگی کے نیک مصارف میں صرف ہوگا۔ اور مسلمان اقتصادی بد حالی سے نکل کر خوش حال ہو جائے گا۔

مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی کے دُور کرنے کی ایک عجیب تجویز

صدر محترم و حاضرین جلسہ! پاکستان میں سرمایہ داروں نے غریب کاشتکاروں کو ایسا ذلیل کر رکھا ہے کہ جس طرح فرعون کی حکومت میں بنی اسرائیل ذلیل تھے بلکہ اس سے بھی کاشتکاروں کی حالت بدتر ہے۔ حدودِ پاکستان میں اتنے بے شمار مقامات ہیں۔ جہاں اور تو اور کاشتکار کی بہو بیٹی۔ بہن کی عصمت تک محفوظ نہیں ہے۔ زمیندار جس کی بہو بیوی بہن کو چاہے اپنے پاس رکھنے اور بدکاری کے لئے منگوا لیتا ہے۔ اور مظلوم فریاد کرے تو اس کی فریاد کوئی نہیں سنتا۔ اور اگر کاشتکار بہو بیٹی دینے سے انکار کرے۔ تو

اسے اپنے گاؤں سے نکال دیتا ہے۔ اور پھر کوئی زمیندار اسے اپنے گاؤں میں رہنے نہیں دیتا۔ ایک جگہ کا محقق واقعہ عرض کرتا ہوں کہ ایک زمیندار کو کسی ڈاکٹر یا حکیم نے کسی بیماری کا یہ علاج بتلایا کہ تم ۷۰ عورتوں سے ہمبستری کرو چنانچہ اس نے اپنے کاشتکاروں کی ۷۰ لڑکیاں منگوا کر منہ کالا کیا اور ان مظلوم کاشتکاروں کی کسی شخص نے حمایت نہیں کی۔ ہمارے اطبا رحبیب او ویانت کے رسائل شائع کرتے ہیں تو اس کے ٹائیٹل پیج پر لکھ دیتے ہیں:۔ (لکل داءٍ دواءٌ)

ترجمہ:۔ ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔

لہذا بفضلہ تعالےٰ ہمارے کامل اور مکمل مذہب اسلام میں ان فرعون مزاج زمینداروں کی فرعونیت کا بہترین علاج موجود ہے۔ پہلے چونکہ ہم اس ملک کو کفرستان خیال کرتے تھے۔ اس لئے کافر حاکم کو اسلامی قانون کے اجراء کا مشورہ دینا فضول اور بے معنی تھا۔ اب جبکہ ہمارا ملک پاکستان ہے اور ہمارے پاکستان کے وزیر اعظم ڈاکٹر لیاقت علی خاں صاحب نے اپنی قرارداد مقاصد میں یہ فرمایا ہے کہ "جس میں اصول جمہوریت و حریت و مساوات و رواداری اور عدل عمرانی کی جس طرح اسلام نے ان کی تشریح کی ہے۔ پورے طور پر ملحوظ رکھا جائے۔

جس کی رُو سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے ۔ کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق جو قرآن مجید اور سنت رسولؐ میں متعین ہیں ۔ تربیت دے سکیں "

دُعا

وزیر اعظم پاکستان کے حق میں دعا کرتا ہوں ۔ کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے انہیں حق کہنے کی توفیق دی ہے انہیں اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی بھی توفیق دے آمین یا الٰہ العالمین ۔

دعا تو ایک ضمنی چیز تھی ۔ اب عرض کرتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان کے اس اعلان کے بعد ہمیں یہ عرض کرنے کا حق ہے ۔ کہ ان فرعون مزاج زمینداروں کا دماغ درست کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تجویز پر عمل کرائیں ۔ جو شریعت اسلامی کی روشنی میں پیش کی جاتی ہے ۔

سرمایہ دار زمیندار

غاصب ہیں

۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۹ء تک ۹۲ سال کا عرصہ ہوتا ہے جب انگریز نے پنجاب پر تسلّط جمایا اس وقت زمینداروں نے گورنمنٹ کو یہ لکھوایا کہ ہم تقسیم میراث میں محمڈن لا پر عمل نہیں کریں گے بلکہ رواج پر کریں گے ۔

حاصل

یہ نکلا کہ زمینداروں نے ۹۲ سال سے اپنی بہنوں اور بیٹیوں کا زمین میں سے حق غصب کرنا شروع کیا ہوا ہے اور ان مظلوم عورتوں کی تعداد کا علم اللہ تعالےٰ ہی کو ہے کہ وہ کتنے سو یا کتنے ہزار ہیں ۔ جو قبروں میں جاکر سو گئی ہیں ۔ اب حکومت کا یہ فرض ہے کہ ان ہزاروں عورتوں کی داد رسی کرے اور ان غاصبوں کو بھی آئندہ جہنم کی لائن سے ہٹا کر جنت کی لائن پر چلائے ۔ اور اس کی شرعًا

تجویز درج ذیل ہے۔

شرعی قاعدہ

شریعت اسلامی میں قانون ہے۔کہ اگر کوئی حقدار اپنا حق وصول کئے بغیر مرجائے۔یا لاپتہ ہوجائے تو جس کے ذمہ حق ہے۔اللہ کے واسطے وہ حق کسی مسکین کو ادا کردے اور نیت یہ کرے۔کہ اے اللہ قیامت کے دن جب وہ مجھ سے مطالبہ کرے گا تو میں اسے تیری طرف حوالہ دے دوں گا۔کہ میں نے ایک مسکین کو دے کر اللہ تعالےٰ کے خزانہ میں تیرا حق جمع کرا دیا تھا۔لہذا تو اللہ تعالےٰ سے لے لے۔

اسی طرح

ان زمینداروں کی زمینیں ان کے پاس فقط اتنی رہنے دی جائیں۔جس میں خود ہل جوت کر اپنے ہاتھ سے کاشت کرکے اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکیں۔اور اس مقدار سے زائد زمینیں ان سے حکماً لے کر کاشتکاروں کو بانٹ

دی جائیں اور اگر کاشتکاروں کی ضرورت سے زائد ہوں
تو پھر بچارے پناہ گزینوں پر تقسیم کر دی جائیں۔

پنجاب کے جاگیردار

زمینداروں میں سے ایک قسم جاگیرداروں کی بھی ہے۔
جنہوں نے ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں انگریزوں کی امداد کی تھی
اس کے صلہ میں انگریزوں نے غریبوں سے زمینیں چھین
کر انہیں جاگیریں بنا دیں تھیں۔ یہ جاگیردار بہنوں اور بیٹیوں
کو زمین نہ دینے کے باعث غاصب ہیں۔ اس کے علاوہ
غریبوں کی زمینوں پر ان کا غاصبانہ قبضہ ہے۔ لہذا ان کی
جاگیروں کو بطریق اولے کاشتکاروں اور پناہ گزینوں پر بانٹ
دینا چاہیئے۔ اور اتنی زمین ان کو دے دی جائے جس سے
یہ خود کاشت کر کے بال بچوں کا پیٹ پال سکیں۔

نتیجہ

یہ نکلے گا کہ غریب طبقہ آسودہ حال ہو جائے گا۔
اور ان ظالم زمینداروں کے پاس نہ سینکڑوں مربعے

رہیں گے نہ لاکھوں روپیہ کا سرمایہ ان کے ہاں جمع ہوگا اور نہ ان کے دماغ میں فرعونیت آئے گی اور نہ غریبوں پر ظلم وستم کریں گے جس طرح کسی نے کہا ہے :-
"نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی"

۲- سیاسی اصلاح

سیاسیات میں بھی نماز ہمارے لئے بہترین راہ نما ہے - اگر سیاسی فوائد کو مدِّ نظر رکھ کر نماز ادا کی جائے تو نماز میں مسلمان کی بہترین سیاسی ٹریننگ ہے - اس ٹریننگ سے مردہ قوم زندہ ہوسکتی ہے - محکوم قوم حاکم بن سکتی ہے - آپس میں دست گریبان ہونے والی جماعت شیر وشکر ہو کر رہ سکتی ہے -

۹- فائدے

۱- مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرنا - مسجد

۲- قابلیت کے لحاظ سے بہترین آدمی انتخاب کر کے صدر بنانا - امام

۳- مقتداء کی تابعداری کرنا - اقتداء

۴ - مقتدار کے اتباع میں ہمہ تن ادب کا مجسمہ بن جانا اور کھانا پینا - بولنا وغیرہ ضروریات زندگی سے دست بردار ہو جانا -	اطاعت
۵ - اپنے آپ کو منظم کر کے مقتدار کی آواز پر نقل و حرکت کرنا -	اتباع
۶ - اور ان ساری پابندیوں میں مقتدار پر احسان نہ کرنا - بلکہ اس کی تابعداری کو اپنا فرض خیال کرنا -	احساس فرض
۷ - اس تمام فرمانبرداری میں کسی اجرت کا خواہاں نہ ہونا - بلکہ گھر سے کھا کر اطاعت کرنا	اخلاص
۸ - مساوات کا جذبہ پیدا کرنا تاکہ کام کے وقت شاہ و گدا ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں	مساوات
۹ - ایثار کی روح پھونکنا کہ جو پہلے آئے آگے کھڑا ہو جائے اور جو بعد میں آئے - وہ پچھلی صف میں بیٹھ جائے خواہ شاہ وقت ہی کیوں نہ ہو -	ایثار

الحاصل

حاصل یہ ہے۔ کہ اس خدا پرست منظم جماعت کی صدا ایک سردار ایک۔ مرکز ایک۔ مقصد ایک۔ قبلہ ایک۔ قول ایک۔ فعل ایک۔ صورت ایک اور ان ساری وحدتوں میں مقصود ایک۔ (خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ) جب یہ خدا پرست جماعت وحدت کا درس عبرت پاکر دنیا میں قدم اٹھائے گی۔ تو خدائی طاقت ان کی مدد کے لئے آئے گی۔ اور یہ جماعت جہاں جائے گی فتح کا سہرا اپنے سر پر بندھوائے گی۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْكُمْ۔

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی مدد کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہاری مدد کرے گا (۴۷:۷)

۳۔ معاشرتی اصلاح

نماز میں گورے اور کالے۔ امیر اور غریب شاہ اور گدا کی تمیز اٹھ جاتی ہے۔

شعر

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
(اقبال)

حاصل یہ ہے کہ نماز کی برکت سے امیروں کے دلوں سے غریبوں کے متعلق جو امارت کے باعث نفرت ہے وہ کم ہو جائے گی۔ اور غریبوں کے دلوں سے امیروں کے تکبر کے باعث جو نفرت ہے وہ کم ہو جائے گی۔ دونوں کے دل مل جائیں گے۔ یہ الگ چیز ہے کہ ایک بھائی کے سفید کپڑے ہوں اور دوسرے کے میلے۔ ایک کے قیمتی ہوں اور دوسرے کے کم قیمت۔

۴۔ اخلاقی اصلاح

نماز کے جو فوائد اس سے پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ان کی برکت سے انسان کے دل سے غرور۔ تکبر۔ نفسانیت اور جاہ طلبی جیسے امراض فناہ ہو جائیں گے۔ اور ان کی بجائے تواضع۔ عاجزی۔ خلوص اور للہیت کے اخلاق حسنہ کا بیج دل میں بویا جائے گا۔

پانچویں چیز

جہاد

استحکام پاکستان کے لئے پانچویں چیز جہاد ہے۔
حاضرین کرام! جہاد جہد للبقا کا نام ہے۔ یعنی دنیا میں سربلند و سرفراز رہنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا دنیا کی تمام قوموں میں جہاد بمعنی بالا پایا جاتا ہے۔ جس طرح دوسری قومیں اپنی بقا کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی حق ہے کہ اپنی قوم کو زندہ رکھنے اور سربلند و سرفراز کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں ہلائیں۔

فرق

ہاں مسلم اور غیر مسلم کے جہاد اور سعی میں ایک فرق ضرور ہے۔ غیر مسلم اقوام قومیت اور وطنیت یا بعض اپنے خود ساختہ نظریوں کے ماتحت جان دیتی ہیں اور مسلمان اپنے حقیقی مولائے عزاسمہٗ و جلّ مجدہٗ کی رضا کے لئے جلیتا ہے

اور اسی کی رضا حاصل کرنے کے لئے مرتا ہے۔ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (۶ : ۱۶۳)

جہاد کے لئے مسلح رہنا

فرض عین ہے

قرآن مجید میں جس طرح أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ اور آتُوا الزَّكٰوةَ دونوں امر کے صیغے ہیں۔ ان دونوں صیغوں سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر مسلمان کے ذمہ نماز پڑھنا اور زکواۃ ادا کرنا فرض عین ہے۔ بعینہٖ اسی طرح أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ الآیۃ کا حکم ہے یعنی ہر مسلمان کو حکم دیا جاتا ہے کہ ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق جنگی ہتھیاروں سے مسلح رہے اور کوئی مسلمان اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ لہٰذا حکومت پاکستان کا یہ فرض ہے کہ ہر مسلمان کو مسلح ہونے کے لئے سہولتیں بہم پہنچائے۔ نہ یہ کہ الٹا لائسنس کی پابندی عاید کرے اور ہتھیار بنانے یا بنے ہوئے خرید کرنے میں رکاوٹیں پیدا کرے۔

جب وزیر اعظم پاکستان اپنی قرارداد میں فرما چکے ہیں۔

"مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے۔ کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق جو قرآن مجید اور سنت رسول میں متعین ہیں۔ تربیت دے سکیں"

لہذا اس اعلان کے بعد ہر مسلمان کو ہتھیار رکھنے، بنانے، بننے ہوئے لانے کی آزادی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ قرآن مجید کا بھی حکم ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے میں کہا کرتا ہوں۔ کہ اگر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار ہوتے تو مشرقی پنجاب میں سے مسلمانوں کا ایک گاؤں بھی خالی نہ ہونے پاتا۔ اور ۸۰ لاکھ ہجرت کرنے پر کبھی بھی مجبور نہ ہو سکتے اس کی تدبیر یہی تھی کہ اگر سب مسلمان رائفلوں سٹین گنوں اور برین گنوں سے اسلامی تعلیم کے مطابق مسلح ہوتے تو پھر کسی بے ایمان سکھ یا ڈوگرے کو مجال تھی کہ مسلمانوں پر فتح پاتا۔ اس مسلح مسلمان کے مقابلہ میں آتے تو وہی نصیبت شکست کھا کر جاتے۔ یاغستانی افغان پر انگریز ۹۲ سال میں کیوں فتح نہیں پا سکا۔ اس لئے کہ پٹھان کے دل میں نور ایمان ہے۔ کمر میں کارتوسوں کا گٹھا اور کندھے پر رائفل ہے۔

آخری عرضداشت

اگر حکومت خداداد پاکستان کے ذمہ دار حضرات ان پانچ چیزوں کو سنگ بنیاد پاکستان قرار دے کر ان پر اس کی تعمیر کریں۔ تو اللہ تعالےٰ کی زمین و آسمان کی قوتیں ان کی پشت پناہ ہوں گی۔ اور یہ ناقابل تسخیر پاکستان بن جائے گا۔ وما علینا الا البلاغ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ✦